روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

قائمقام ایڈیٹر: فخرالحق شمس

ہفتہ 28 دسمبر 2013ء 24 صفر 1435 ہجری 28 فتح 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 294

ہمسایوں کے حقوق

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

اور اللہ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور والدین کے ساتھ احسان کرو اور قریبی رشتہ داروں سے بھی اور یتیموں سے بھی اور مسکین لوگوں سے بھی رشتہ دار ہمسایوں سے بھی اور غیر رشتہ دار ہمسایوں سے بھی اور اپنے ہم جلیسوں سے بھی اور مسافروں سے بھی اور ان سے بھی جن کے تمہارے داہنے ہاتھ مالک ہوئے۔ (النساء:37)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

ہر شخص کو ہر روز اپنا مطالعہ کرنا چاہئے کہ وہ کہاں تک ان امور کی پروا کرتا ہے اور کہاں تک وہ اپنے بھائیوں سے ہمدردی اور سلوک کرتا ہے۔ اس کا بڑا بھاری مطالبہ انسان کے ذمہ ہے۔ حدیث صحیح میں آیا ہے کہ قیامت کے روز خدا تعالیٰ کہے گا کہ میں بھوکا تھا تم نے مجھے کھانا نہ کھلایا۔ میں پیاسا تھا اور تو نے مجھے پانی نہ دیا۔ میں بیمار تھا۔ تم نے میری عیادت نہ کی۔ جن لوگوں سے یہ سوال ہوگا وہ کہیں گے کہ اے ہمارے رب تو کب بھوکا تھا جو ہم نے کھانا نہ دیا۔ تو کب پیاسا تھا جو پانی نہ دیا اور تو کب بیمار تھا جو تیری عیادت نہ کی۔ پھر خدا تعالیٰ فرمائے گا کہ میرا فلاں بندہ جو ہے وہ ان باتوں کا محتاج تھا مگر تم نے اس کی کوئی ہمدردی نہ کی۔ اس کی ہمدردی میری ہی ہمدردی تھی۔ ایسا ہی ایک اور جماعت کو کہے گا کہ شاباش! تم نے میری ہمدردی کی۔ میں بھوکا تھا۔ تم نے مجھے کھانا کھلایا۔ میں پیاسا تھا تم نے مجھے پانی پلایا وغیرہ۔ وہ جماعت عرض کرے گی کہ اے ہمارے خدا ہم نے کب تیرے ساتھ ایسا کیا؟ تب اللہ تعالیٰ جواب دے گا کہ میرے فلاں بندہ کے ساتھ جو تم نے ہمدردی کی وہ میری ہی ہمدردی تھی۔ دراصل خدا تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ ہمدردی کرنا بہت ہی بڑی بات ہے اور خدا تعالیٰ اس کو بہت پسند کرتا ہے۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا کہ وہ اس سے اپنی ہمدردی ظاہر کرتا ہے۔ عام طور پر دنیا میں بھی ایسا ہی ہوتا ہے کہ اگر کسی شخص کا خادم کسی اس کے دوست کے پاس جاوے اور وہ شخص اس کی خبر بھی نہ لے تو کیا وہ آقا جس کا کہ وہ خادم ہے اس اپنے دوست سے خوش ہوگا؟ کبھی نہیں؛ حالانکہ اس کو تو کوئی تکلیف اس نے نہیں دی، مگر نہیں۔ اس نوکر کی خدمت اور اس کے ساتھ حسن سلوک گویا مالک کے ساتھ حسن سلوک ہے۔ خدا تعالیٰ کو بھی اس طرح پر اس بات کی چڑ ہے کہ کوئی اس کی مخلوق سے سرد مہری برتے۔ کیونکہ اس کو اپنی مخلوق بہت پیاری ہے۔ پس جو شخص خدا تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ ہمدردی کرتا ہے وہ گویا اپنے خدا کو راضی کرتا ہے۔

غرض اخلاق ہی ساری ترقیات کا زینہ ہے۔ میری دانست میں یہی پہلو حقوق العباد کا ہے جو حقوق اللہ کے پہلو کو تقویت دیتا ہے۔ جو شخص نوع انسان کے ساتھ اخلاق سے پیش آتا ہے۔ خدا تعالیٰ اس کے ایمان کو ضائع نہیں کرتا۔ جب انسان خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے ایک کام کرتا ہے اور اپنے ضعیف بھائی کی ہمدردی کرتا ہے تو اس اخلاص سے اس کا ایمان قوی ہو جاتا ہے۔ مگر یہ یاد رکھنا چاہئے کہ نمائش اور نمود کے لئے جو اخلاق برتے جائیں وہ اخلاق خدا تعالیٰ کے لئے نہیں ہوتے اور ان میں اخلاص کے نہ ہونے کی وجہ سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ اس طرح پر تو بہت سے لوگ سرائیں وغیرہ بنا دیتے ہیں۔ ان کی اصل غرض شہرت ہوتی ہے اور اگر انسان خدا تعالیٰ کے لئے کوئی فعل کرے تو خواہ وہ کتنا ہی چھوٹا کیوں نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ اسے ضائع نہیں کرتا اور اس کا بدلہ دیتا ہے۔ میں نے تذکرۃ الاولیاء میں پڑھا ہے کہ ایک ولی اللہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ بارش ہوئی اور کئی روز تک رہی۔ ان بارش کے دنوں میں میں نے دیکھا کہ ایک اسّی برس کا بوڑھا گبر ہے جو کوٹھے پر چڑیوں کے لئے دانے ڈال رہا ہے۔ میں نے اس خیال سے کہ کافر کے اعمال حبط ہو جاتے ہیں اس سے کہا کہ کیا تیرے اس عمل سے تجھے کچھ ثواب ہوگا؟ اس گبر نے جواب دیا کہ ہاں ضرور ہوگا۔ پھر وہی ولی اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ جو میں حج کو گیا تو دیکھا کہ وہی گبر طواف کر رہا ہے۔ اس گبر نے مجھے پہچان لیا اور کہا کہ دیکھو ان دانوں کا مجھے ثواب مل گیا یا نہیں؟ یعنی وہی دانے میرے اسلام تک لانے کا موجب ہو گئے۔

(ملفوظات جلد چہارم ص215)

جلسہ سالانہ کیلئے سفر اختیار کرنے والے احباب کیلئے

سیدنا حضرت مسیح موعود کی پُرسوز جامع دعا

سیدنا حضرت مسیح موعود کی یہ دلی تڑپ تھی کہ احباب جلسہ سالانہ میں بکثرت شامل ہوا کریں۔ حضور نے ان تمام احباب کے لئے جو جلسہ سالانہ پر تشریف لاتے۔ نہایت درد اور دلی سوز کے ساتھ نہایت جامع رنگ میں دعائیں کی ہیں۔ ان دعاؤں کا ایک حصہ درج ذیل ہے۔ اللہ تعالیٰ سب احباب جماعت کو ان دعاؤں کا وارث اور اہل بنائے۔ آمین

"ہر یک صاحب جو اس لِلّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں۔ خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دیوے اور ان کے ہم و غم دور فرماوے اور ان کو ہر یک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مرادات کی راہیں ان پر کھول دیوے اور روز آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ ان کو اٹھاوے جن پر اس کا فضل و رحم ہے اور تا اختتام سفر ان کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔ اے خدا! اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کشا! یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر یک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین ثم آمین

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 282)

حضور انور ایدہ اللہ کا اختتامی خطاب جلسہ سالانہ قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ سالانہ قادیان 2013ء کے موقع پر لندن سے اختتامی خطاب فرمائیں گے۔ جو مورخہ 29 دسمبر 2013ء کو پاکستانی وقت کے مطابق 3:30 بجے سہ پہر ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا جائے گا۔ احباب جماعت استفادہ فرمائیں۔

مرسلہ :نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ

خطبات امام وقت سوال و جواب کی شکل میں

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

ان جوابات کے سوالات مورخہ 19 دسمبر 2013ء کے روزنامہ الفضل میں شائع ہو چکے ہیں

خطبہ جمعہ

مورخہ 15 نومبر 2013ء

س: حضور انور نے یہ خطبہ جمعہ کہاں ارشاد فرمایا؟

ج: آپ نے یہ خطبہ جمعہ بیت الفتوح لندن میں ارشاد فرمایا۔

س: جماعتی ترقی اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے حوالہ سے حضور انور نے کیا ارشاد فرمایا؟

ج: فرمایا! اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا شمار اور اُس کی انتہا جاننا انسانی بس سے باہر ہے۔ خاص طور پر جب اللہ تعالیٰ کے وعدوں کا سلسلہ ہر موڑ پر کھڑا ہمیں ایک اور خوشخبری سنا رہا ہو جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود سے کئے ہیں۔

س: سنگاپور میں ہونے والی Reception میں ایک مہمان نے حضور انور سے اپنے کن خیالات کا اظہار کیا؟

ج: فرمایا! سنگاپور کی Reception میں وہاں کے ایک مہمان Mr. Lee Koon Choy نے کہا کہ مجھے اس بات سے خوشی ہے اور میں اس بات کو سراہتا ہوں کہ احمدیہ جماعت کے سربراہ دنیا کے سامنے حقیقی اور پُر امن دین حق کا نام روشن کر رہے ہیں اور پیغام دے رہے ہیں۔

س: انڈونیشیا کی یونیورسٹی کے ایک پروفیسر نے اپنی کس خواہش کا اظہار کیا؟

ج: یونیورسٹی آف انڈونیشیا کے پروفیسر Mr Sofianto نے کہا کہ میری خواہش ہے کہ انڈونیشیا کے وہ لوگ جو احمدیوں کے مخالف ہیں وہ خلیفۃ المسیح سے ملیں اور ان کی باتیں سنیں تا کہ اُن کے دل کھلیں۔

س: ایک مسلمان انگریز نوجوان نے حضور انور کا خطاب سننے کے بعد اپنے تاثرات کو کن الفاظ میں بیان کیا؟

ج: فرمایا! اگرچہ میں پہلے سے مسلمان ہوں لیکن دین کی جو سچی اور حقیقی تعلیم آج سنی ہے وہ زندگی میں پہلی بار سنی ہے اور دین حق کی یہ تصویر پہلی مرتبہ دیکھی ہے احمدیت کے بارے میں مزید معلومات لوں گا اور تا کہ مجھے صحیح دین حق کا پتا لگ سکے اور میں جماعت میں شامل بھی ہونا چاہوں گا۔

س: آسٹریلیا کے شہر میلبورن میں ہونے والی Reception میں کون کون سے مہمانوں نے شرکت کی؟

ج: فرمایا کہ ”ایک Princess Reception Centre میں۔ تقریباً 220 کے قریب مختلف شعبہ ہائے زندگی کے مہمان شامل ہوئے۔ جن میں ممبر آف پارلیمنٹ، فوج کے اعلیٰ افسران، بلکہ فوج کے آرمی چیف کے نمائندے (جو میجر جنرل کے rank کے آدمی تھے) اور مختلف ممالک کے کونسلرز، فیڈرل پولیس کے افسران، دوسرے مقامی کونسلر، پروفیسر اور اسی طرح مختلف لوگ تھے۔“

س: Reception میں موجود ایک کونسلر نے حضور انور کے خطاب اور آسٹریلیا آمد پر اپنے کن تاثرات کا اظہار کیا؟

ج: Knox city کے ایک کونسلر نے کہا کہ آپ اس بات کا پرچار کرتے ہیں جو حقیقت میں آپ کا مذہب ہے یعنی امن وسلامتی کا مذہب۔ امن کے ذریعہ مسائل کا حل ہی درحقیقت امن کا قیام ہے۔ آسٹریلیا میں ایک مذہبی لیڈر کا اتنا خوبصورت اور عظیم الشان پیغام دیتے دیکھ کر ایسا لگا کہ آسٹریلیا میں تازہ ہوا کا ایک جھونکا آیا ہے۔

س: میلبورن آسٹریلیا میں احمدیہ سنٹر کی حضور انور نے کیا تفصیل بیان فرمائی؟

ج: فرمایا! یہ جو نیا سینٹر خریدا ہے۔ یہ ساڑھے سات ایکڑ رقبہ پر ہے اور تعمیر شدہ یہاں اس کی عمارت تھی۔ جو تقریباً قبلہ رُخ بھی ہے اور اس بلڈنگ میں دوسرے ہال کو شامل کر کے مجموعی طور پر چار ہزار نمازیوں کی گنجائش ہے۔ اس سینٹر کی خرید پر آٹھ لاکھ ڈالر خرچ ہوئے تھے، پھر اس کو مرمت کیا گیا، تقریباً تیرہ لاکھ ڈالرز خرچ ہوا۔ اس کے علاوہ وقار عمل کر کے پانچ لاکھ ڈالر کی بچت کی گئی ہے۔

س: سڈنی میں ”خلافت جوبلی ہال“ کی افتتاحی تقریب کے موقع پر کونسے مہمانوں نے شرکت کی نیز اس موقع پر حضور انور کے خطاب کا موضوع کیا تھا؟

ج: فرمایا! Sydney میں خلافت جوبلی ہال کی افتتاحی تقریب میں وزیر اعظم آسٹریلیا کی نمائندگی میں ممبر آف پارلیمنٹ آئی ہوئی تھیں، Concetta Fierravanti Wells، فیڈرل ممبر آف پارلیمنٹ Minister for Citizenship اپوزیشن کے لیڈر، بہت سارے ممبر آف پارلیمنٹ، پارلیمانی سیکرٹری فار لاء اینڈ جسٹس، ایریا کمانڈر آف پولیس، افسران، کونسلر اور مختلف طبقوں سے تعلق رکھنے والے کافی لوگ شامل ہوئے۔ دین حق کی تعلیم، جماعت احمدیہ کیا ہے؟ اور خلافت کا کیا کردار ہے کے موضوع پر گفتگو ہوئی۔

س: نیوزی لینڈ میں Maori قبیلہ کے بادشاہ کی طرف سے حضور انور کا استقبال کس طرح کیا؟

ج: Maori قبیلہ کے بادشاہ کی طرف سے استقبالیہ تھا، جیسے ہیڈ آف سٹیٹ کو دیتے ہیں۔ سارا انتظام انہوں نے کیا وہاں لوائے احمدیت بھی انہوں نے خود ہی لہرایا اُن کے اپنے جھنڈے کے ساتھ۔ اور بادشاہ عموماً ایسے فنکشن میں چاہے کوئی بھی ہو، خود نہیں بیٹھا کرتا، لیکن وہاں خود بادشاہ بیٹھے تھے۔ قرآن کریم کا ماؤری زبان میں ترجمہ اُن کو پیش کیا گیا۔

س: برسبن میں سٹی کونسل کے ڈپٹی میئر نے جماعت کی خدمت انسانیت کے حوالہ سے کیا تاثرات پیش کئے؟

ج: برسبن میں سٹی کونسل کے ڈپٹی میئر نے کہا کہ احمدیہ کمیونٹی خدمت انسانیت میں بہت آگے ہے اور یہ اعلیٰ خدمات اُسے دیگر کمیونٹیز سے ممتاز کرتی ہیں۔ جن میں ہر سال آسٹریلیا کا کلین اپ (clean up) کے دوران صفائی کرنا، ریڈکراس کے لئے فنڈ اکٹھے کرنا، بلڈ ڈونیشن اور دیگر فلاحی کام شامل ہیں۔

س: پولیس کمشنر برسبن کے جماعت کی خدمات کے حوالہ سے تاثرات بیان کریں؟

ج: انہوں نے بھی جماعت کی خدمات کو بڑا سراہا۔ اور کہنے لگے، جماعت ہمیشہ ہمارے ساتھ مل کر کام کرتی ہے اور تمام لوگوں سے عزت سے پیش آتی ہے اور آپ لوگ اعلیٰ اخلاقی جرأت کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ عموماً یہ فنکشنز میں شامل نہیں ہوا کرتے۔

س: ایک ممبر آف پارلیمنٹ نے حضور انور کے خطاب کو سن کر کیا تاثرات بیان کئے؟

ج: یہ خطاب دل سے کیا گیا تھا۔ اس خطاب نے اس بیت الذکر کے متعلق ہر ایک کو مطمئن کر دیا ہے۔ امام جماعت کے خطاب کے دوران میں نے خاص طور پر سامعین کے چہروں کو دیکھا اور مجھے محسوس ہوا کہ وہ امام جماعت کے اس پیغام کو گرمجوشی سے سراہ رہے ہیں۔

س: نیوزی لینڈ Maori زبان کا ترجمہ قرآن کرنے کی سعادت کن کو حاصل ہوئی؟

ج: مکرم شکیل احمد منیر صاحب نے کیا۔ فزکس کے پروفیسر ہیں 81 سال ان کی عمر ہے۔

س: بیت المقیت کی Reception میں کون کون شامل تھے اور ان کی تعداد بیان کریں؟

ج: فرمایا! بیت المقیت کی reception میں اور ماؤری بادشاہ اور ملکہ بھی وہاں آئے۔ 107 کے قریب مہمان آئے۔

س: بیت المقیت کی reception میں شامل Anglican Church کے ایک پادری کے تاثرات بیان کریں؟

ج: پریس میں دین حق کا نام جو کہا امام جماعت نے کہ بدنام کیا جا رہا ہے، یہ بالکل درست ہے۔ جب کبھی بھی دہشت گردی کا کوئی واقعہ ہوتا ہے تو میڈیا ہمیشہ بیت الذکر یا نمازیوں کو نماز ادا کرتے ہوئے ٹی وی پر دکھاتا ہے کہ دین حق اور دہشت گردی کا ایک تعلق ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ (دین حق) کا تشدد اور دہشت گردی سے کوئی بھی تعلق نہیں اور امام جماعت نے اس کو اپنے خطاب میں ثابت بھی کر دیا ہے۔

س: نیوزی لینڈ کے دارالحکومت میں ہونے والے فنکشن کے بارہ میں کیا ارشاد فرمایا؟

ج: فرمایا! نیوزی لینڈ کے دارالحکومت میں پارلیمنٹ کے گرینڈ ہال میں ممبر پارلیمنٹ کنول جیت سنگھ نے فنکشن آرگنائز کیا تھا اس میں جس میں بعض اراکین پارلیمنٹ، سفارت کار، برطانیہ کے بھی ڈپٹی ہائی کمشنر، پولیس افسر، یونیورسٹی پروفیسر شامل تھے۔ وہاں بھی امن کے حوالے سے اور دنیا کو آج کل کیا کرنا چاہئے باتیں ہوئیں۔

س: ناگویا جاپان میں ہونے والی Reception میں شاملین کی تعداد اور ان کے تاثرات بیان کریں؟

ج: اس میں بھی 117 مہمان شامل ہوئے۔ مہمانوں نے جماعت احمدیہ کے جذبہ خدمت انسانیت، انسانی ہمدردی اور امن و محبت سے بھرپور تعلیمات کو سراہا۔

س: ناگویا کی Reception میں ایک مہمان وکیل کے تاثرات بیان کریں؟

ج: ایک مشہور وکیل کہنے لگے کہ میں دل کی گہرائیوں سے اپنی محبت اور تشکر کے جذبات کا اظہار کرتا ہوں۔ 1951ء کی سان فرانسسکو میں ہونے والی کانفرنس میں چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی جاپان کے حق میں تقریر کی ہم قدر کرتے ہیں۔

س: میڈیا کوریج کے حوالہ سے حضور انور نے کیا بیان فرمایا؟ اور اس کے ذریعہ سے کتنے ممالک میں دین حق کا تعارف پہنچا؟

ج: اخباروں کی جو سرکولیشن ہے جنہوں نے یہ خبریں دیں دورے کی اور reception کی اور جماعت کا پیغام پہنچایا، انٹرویو لئے جو براہ راست ٹیلی ویژن یا ریڈیو پر نشر ہوئے اس طرح اخبارات، ٹی وی اور ریڈیو چینلز کے ذریعہ 46 ممالک میں تقریباً ساڑھے تین کروڑ لوگوں تک دین حق کی خوبصورت تعلیم کا پیغام پہنچا۔ (باقی صفحہ 7 پر)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ   مطبع: ضیاء الاسلام پریس   مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ   قیمت 5 روپے

مکرم سید شمشاد احمد ناصر صاحب

روحانیت بڑھانے کا آسمانی نسخہ۔ نماز

نماز دین کا ایک ایسا اہم رکن ہے کہ جس کے بغیر دین دین رہتا ہی نہیں۔ آپ نے وہ واقعہ کئی مرتبہ سنا ہوگا کہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں ایک قوم ایمان لائی۔ جب آپؐ نے انہیں دین اسلام کی خصوصیات اور اسلام کے ارکان وغیرہ سمجھائے اور بتائے تو وہ کہنے لگی یا رسول اللہ سب کچھ ٹھیک ہے ہم سب کریں گے ہم ایک رکن کی معافی چاہتے ہیں اور وہ نماز ہے۔ نماز معاف کر دی جائے تو بس ٹھیک ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ جب نماز نہیں تو ہے ہی کیا؟ وہ دین ہی کیا جس میں عبادت نہیں۔

دین کا مقصد تو خدا تعالیٰ سے ملاپ کرانا ہے۔ خدا کے نزدیک کرنا ہے۔ خدا کا مقرب بنا ہوتا ہے۔ جب عبادت ہی سے ہاتھ دھو بیٹھے تو پھر خدا سے تو تعلق نہ رہا۔ انسان گمراہ ہو جائے بھٹک جائے گا۔ نماز ہی ہے جو انسان کو سیدھے راستے پر گامزن رکھتی ہے۔

اُن لوگوں نے یہ بھی درخواست کی تھی کہ ہم مصروف لوگ ہیں۔ پھر بھیڑ بکریاں بھی چرانی ہوتی ہیں کپڑوں پر گندگی لگ جاتی ہے۔ وغیرہ۔ مگر آپ ﷺ نے تو ایک ہی جواب دیا کہ ایسا ممکن نہیں۔ اسلام نماز کے بغیر کچھ بھی نہیں ہے۔ دین عبادت کے بغیر کچھ نہیں ہے۔

آج کل بھی لوگوں کو بہت مصروفیت رہتی ہے اور اسی مصروفیت کی وجہ سے وہ نماز سے ہی چھٹکارا حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ آج کل کے تعلیم یافتہ لوگ بھی نماز پر اعتراض کرتے ہیں۔ کہ ہم کس طرح پانچ وقت نماز پڑھیں۔ ہم تو اتنے مصروف ہیں جس کا حساب ہی نہیں ہے۔ گویا وہ دوسرے لفظوں میں یہ بتانا چاہتے ہیں کہ خواہ مخواہ اللہ تعالیٰ نے اس مصروفیت کے زمانے میں ہم پر پانچ نمازوں کا ٹیکس لگا دیا ہے یہ تو 1400 سال پہلے کے لئے تھا لوگ کوئی خاص جاب نہ کرتے تھے۔ اکثر بے کار رہتے تھے تو 5 نمازیں پڑھ لیتے تھے۔ اب اس زمانہ میں تو ایسا ممکن نہیں ہے۔ ایسے خیالات اور سوچوں پر ہم بس اناللہ ہی پڑھ سکتے ہیں۔

قرآن کریم میں ایک جگہ نہیں، دو جگہ نہیں، تین جگہ نہیں۔ 67 جگہ الصلوٰۃ یعنی نماز کا لفظ استعمال کیا ہے۔ صلوٰۃ کے علاوہ اسی مادہ (روٹ) سے نماز کے بارے میں 33 مرتبہ مختلف الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔

ایک دانا آدمی اسی تکرار کی وجہ سے بآسانی سمجھ سکتا ہے کہ یہ تکرار عبث نہیں ہے کوئی تو وجہ ہے کہ حکیم خدا نے اتنی مرتبہ نماز کے الفاظ استعمال کئے ہیں۔ حضرت مصلح موعود تفسیر کبیر میں ''یقیمون الصلوٰۃ'' کے معانی یہ بیان کرتے ہیں کہ: حقیقی مومن وہ ہوتے ہیں جو

1۔ باقاعدگی کے ساتھ نماز ادا کرتے ہیں۔ یعنی نماز میں ناغہ نہیں ہونے دیتے۔ ایسی نماز جس میں ناغہ کیا جائے دین کے نزدیک نماز ہی نہیں۔

2۔ متقی نماز کو اس کی ظاہری شرائط کے مطابق ادا کرتے ہیں، یعنی وضو کرتے ہیں، صحیح اوقات میں پڑھتے ہیں، نماز میں قیام، رکوع، سجدہ وغیرہ کو عمدگی سے ادائیگی کرتے ہیں۔

3۔ وہ نماز کو گرنے نہیں دیتے۔

4۔ متقی لوگ دوسروں کو نماز کی ترغیب دیتے رہتے ہیں، یعنی خود نماز پڑھنے کے علاوہ دوسروں کو بھی نماز کی تلقین کرتے رہنا چاہئے۔

5۔ وہ نماز باجماعت ادا کرتے ہیں اور دوسروں سے ادا کرواتے ہیں (خلاصہ مضمون)

آپ مزید فرماتے ہیں:

''......قرآن کریم نے جہاں بھی نماز کا حکم دیا ہے، نماز باجماعت کا حکم دیا ہے۔ خالی نماز پڑھنے کا کہیں بھی حکم نہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز باجماعت اہم اصول دین میں سے ہے بلکہ قرآن کریم کی آیات کو دیکھ کر کہ جب بھی نماز کا حکم بیان ہوا ہے نماز باجماعت کے الفاظ میں ہوا ہے تو صاف طور پر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ قرآن کریم کے نزدیک نماز صرف تبھی ادا ہوتی ہے کہ باجماعت ادا کی جائے۔

سوائے اس کے کہ ناقابل علاج مجبوری ہو۔ پس جو کوئی شخص بیماری یا شہر سے باہر ہونے یا نسیان یا دوسرے (-) کے موجود نہ ہونے کے عذر کے سوا نماز باجماعت کو ترک کرتا ہے خواہ وہ گھر پر نماز پڑھ بھی لے تو اس کی نماز نہ ہوگی اور وہ نماز کا تارک سمجھا جائے گا''۔

(تفسیر کبیر جلد اوّل 106,104)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع حقیقت نماز کے ضمن میں فرماتے ہیں:

آنحضور ﷺ نے قرآنی تعلیم کی روشنی میں اپنے رب سے حقیقت نماز کی معرفت حاصل فرمائی اور نماز کی جو اعلیٰ اور ارفع تصویر قرآن نے کھینچی تھی اپنے عمل کے سانچے میں ڈھال لی۔ اپنے صحابہؓ کو بھی تلقین فرمائی اور ان کو اسی رنگ میں رنگین کر دیا یہاں تک کہ میدان بدر میں جب ان صحابہ کی ہلاکت کا خطرہ تھا آنحضور ﷺ نے اپنے رب سے یہ دعا کی کہ

اللّٰھم ان اھلکت ھذہٖ العصابۃَ......

(سنن ترمذی کتاب تفسیر القرآن باب من سورۃ الانفال)

کہ اے اللہ! عبادت کرنے والوں کا یہ وہ خلاصہ اور وہ روح ہے جو میں نے خالص تیری عبادت کے لئے تیار کی ہے۔ یہ وہ عابد بندے ہیں جن کی عبادت کے سامنے دوسری کوئی عبادت نہیں۔ پس آج اگر بدر کے میدان میں تو نے انہیں ہلاک ہونے دیا تو اے ہمارے معبود اور مسجود! گویا دنیا میں پھر تیری کبھی عبادت نہیں کی جائے گی۔

پس اے احمدی نوجوانو اور بوڑھو اور بچو اور عورتو! تم جو دنیا کی عظیم قوتوں سے نبرد آزمائی کے لئے اس حال میں نکلے ہو کہ بڑے قلیل اور نحیف اور کمزور اور کم مایہ ہو اور دنیا کی قوتوں کے سامنے تمہیں اتنی بھی ظاہری حیثیت حاصل نہیں جتنی ہمالہ کی عظمتوں کے مقابل پر رائی کے ایک دانے کو ہو سکتی ہے۔ اگر تم چاہتے ہو کہ شکست دنیا کی عظمتوں کے مقدر میں لکھی جائے اور فتح تمہارے عجز اور انکسار اور کم مائیگی کے حصے میں آئے تو اٹھو اور محمد عربی ﷺ کی اس دعا کے مصداق ہو جاؤ جو بدر کے میدان میں مانگی گئی تھی۔ عبادت پر اس مضبوطی سے قائم ہو جاؤ اور اپنی نمازوں کو اس طرح سنوار کر پڑھو کہ تم نماز کے دم سے قائم ہو اور نماز تمہارے دم سے قائم ہو۔ اگر تم ایسا کر سکو اور خدا کرے کہ تم ایسا کر سکو تو یقین جانو کہ آسمان پر روح محمدؐ ایک دفعہ پھر تمہارے حق میں، ہاں تمہارے حق میں یہ دعا کرے گی کہ ......

کہ اے اللہ! تو نے ......اس جماعت کو اگر آج ہلاک ہونے دیا تو پھر کبھی دنیا میں تیری عبادت نہیں کی جائے گی''

(تقاریر جلسہ سالانہ قبل از خلافت صفحہ 213)

''آنحضرت ﷺ نے اپنی نصائح میں کوئی کسی کے لئے ایسا بہانہ نہیں رہنے دیا کہ وہ نماز باجماعت کو قائم نہ کر سکے۔ ایک جگہ رسولؐ اللہ سے پوچھا گیا کہ یا رسولؐ اللہ میں اکیلا ہوں سفر پر، تو پھر میں نماز باجماعت کس طرح قائم کروں۔ آپؐ نے فرمایا کہ اگر تم اکیلے ہو تو اذان دو اذان کو سن کر اگر کوئی شخص۔ کوئی راہی۔ کوئی مسافر تمہارے ساتھ شامل ہو گیا تو ویسے ہی تمہاری باجماعت نماز ہو گئی لیکن اگر کوئی نہ شامل ہو تو تم تکبیر کہو اور باجماعت نماز پڑھاؤ۔ خدا کے فرشتے اتریں گے اور تمہارے ساتھ اس نماز کو باجماعت کر دیں گے۔

(صحیح بخاری، کتاب الاذان باب رفع الصوت بالنداء)

ایک گڈریئے کو بھی آنحضرت ﷺ نے یہی تعلیم دی کہ تم صحرا میں اذان دے کر نماز پڑھو شائد کوئی شخص اذان کی آواز سن کر تم سے آملے۔ ورنہ فرشتے تمہارے ساتھ نماز باجماعت ادا کریں گے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:

دیکھئے احمدیت کی زندگی (بیوت) سے وابستہ ہے۔ احمدیت کا مستقبل (بیوت) سے وابستہ ہے۔ احمدیت کا اطمینان، احمدیت کا سکون (بیوت) میں لٹکا ہوا ہے۔ وہ دل جو (بیت) سے لٹکے رہتے ہیں ان دلوں کے لئے خدا تعالیٰ نے اطمینان اور سکینت کی ضمانت دے دی ہے۔ پس (بیوت) کی طرف جائیں یہ وقت ایسا ہے کہ جس کے لئے ساری قوم کو جدوجہد کی ضرورت ہے۔

آپ نے جنگ حنین کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ جب وقتی طور پر صحابہؓ کے پاؤں اکھڑ گئے اور آنحضرت ﷺ قریباً تنہا رہ گئے تو ایک دو صحابیؓ آپؐ کے پاس تھے، اس وقت آنحضرت ﷺ نے حضرت عباسؓ سے کہا کہ ان کو آواز دو کہ اے انصار اور اے مہاجرین خدا کا رسولؐ تمہیں اپنی طرف بلا رہا ہے چنانچہ صحابہ کے کانوں میں یہ آواز پڑی تو ان کی اونٹنیاں اور منہ زور گھوڑے جو مڑتے نہیں تھے ان کی گردنیں اپنی تلواروں سے کاٹ دیں اور چھلانگیں مارتے ہوئے محمد مصطفیٰ کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔

(سیرت النبی ﷺ لابن ھشام جز5 صفحہ 113 باب غزوہ حنین)

پھر فرمایا: اے محمد مصطفیٰؐ کے غلامو! آج میں آپ کو یہ آواز پہنچا رہا ہوں قرآن اور خدا کے رسول کی! کہ خدا کا رسول تمہیں عبادت کے لیے بلا رہا ہے۔ اگر تمہارے نفسانی خواہشات کی اونٹنیاں اور تمناؤں کی سواریاں تمہارے قابو میں نہیں رہیں۔ اگر ان کی گردنیں خمیدہ نہیں ہوتیں، مڑتی نہیں اس طرف تو کاٹ دیجئے یہ گردنیں۔ اپنی خواہشات پر چھری پھیر دیجئے دوڑتے ہوئے اللّٰھم لبیك، اللّٰھم لبیك کہتے ہوئے (بیوت) کو آباد کیجئے کہ انہیں سے احمدیت کی آبادی ہے۔ انہیں سے آپ کے گھروں کی آبادی ہے، انہیں سے عاقبت میں آپ پر رحمت کا سایہ ہو گا۔ اس کے سوا کوئی فضل کا دروازہ نہیں ہے۔ یہی عبادت کی راہ ہے جو نعمتوں کے عظیم الشان شاہراہ پر آپ کو ہمیشہ کے لئے جاری کر دے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہو''۔

(تقاریر جلسہ سالانہ قبل از خلافت صفحہ 294)

حضرت ڈاکٹر عبدالغنی صاحب کڑک

رفیق حضرت مسیح موعود

مکرم غلام مصباح بلوچ صاحب کینیڈا

حضرت ڈاکٹر عبدالغنی صاحب ولد میاں اللہ بخش صاحب ککے زئی قوم سے تعلق رکھتے تھے، آپ کا تعلق ایک زمیندار گھرانے سے تھا، آپ قریباً مارچ 1888ء میں قادیان سے 6 میل دور ایک گاؤں بازید چک میں پیدا ہوئے، آپ اپنے والدین کی اکلوتی اولاد تھے۔ 1907ء میں آپ نے احمدیت قبول کی جبکہ آپ لاہور میں پڑھتے تھے، جب گھر والوں کو علم ہوا تو انہوں نے ناراض ہوکر کھانا وغیرہ علیحدہ کر دیا، آپ نے یہ تمام صورتحال حضرت مسیح موعود کی خدمت میں عرض کی، حضور نے فرمایا آپ واپس اپنے والد کے پاس جائیں اور انہیں بتائیں کہ مجھے امام وقت کی بیعت کی توفیق ملی ہے۔ آپ کی والدہ کہتی تھیں کہ میرا ایک ہی بیٹا ہے وہ بھی مرزا نے چھین لیا ہے۔

حضرت ڈاکٹر عبدالغنی صاحب 1907ء میں افریقہ چلے گئے تھے، عمر کا اکثر حصہ وہیں گزارا آخر میں پاکستان آ گئے تھے اور یہیں وفات پائی۔ آپ کی روایات رجسٹر روایات رفقاء میں محفوظ ہیں، آپ اپنی قبول احمدیت کی داستان اور دیگر روایات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

''مارچ 1888ء کے قریب قریب میری پیدائش بازید چک جو قادیان سے 6 میل کے فاصلہ پر واقع ہے ہوئی۔

ابتدائی تعلیم

خاکسار نے منڈی کراں دیہاتی سکول میں دوسری جماعت تک حاصل کی، اس کے بعد بٹالہ مشن ہائی سکول میں آ کر داخل ہوگیا اور وہیں پر مڈل تک تعلیم حاصل کی، اس کے بعد لاہور ملازمت کے سلسلہ میں گیا اور ڈسپنسری میں کمپونڈری کا کام کرتا تھا۔ اکثر احمدی طلباء ویٹرنری کالج کے مجھے ملا کرتے تھے اور دعوت الی اللہ کیا کرتے تھے۔ سب سے پہلے جس شخص نے مجھے دعوت احمدیت کی اس کا نام محمد امین تھا، یہ صاحب دھرم کوٹ بگہ ضلع گورداسپور کے رہنے والے تھے اور ویٹرنری کالج میں پڑھا کرتے تھے۔ 1906ء کی بات ہے یہ صاحب اکثر یہ فقرہ کہا کرتے تھے ''آؤ بھائی جی باہر بیٹھئے'' یعنی میں ڈسپنسری کے اندر ہوا کرتا تھا اور یہ مجھے باہر بلا لیا کرتے تھے اور دعوت احمدیت شروع کر دیتے تھے مجھے ان کی باتوں سے کوئی دلچسپی نہ تھی اور دل میں کڑھا کرتا تھا کہ یہ شخص سریش کی طرح چمٹ گیا ہے چنانچہ اس کی شکایت میں نے اپنے ایک دوست ڈاکٹر کرم الٰہی صاحب سے کی جو آجکل ویٹرنری کالج لاہور میں پروفیسر ہیں اور ان سے کہا کہ یہ شخص خواہ مخواہ آ کر میرا دماغ چاٹتا رہتا ہے اور تنگ کرتا رہتا ہے، ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ پھر اسے کہہ دو کہ نہ آیا کرے جرأت سے کام لو۔ چنانچہ ڈاکٹر صاحب کی موجودگی میں ایک دفعہ محمد امین صاحب آ گئے تو ڈاکٹر صاحب نے محمد امین صاحب کے سامنے کہا کہ بھائی اب اسے جواب دو نا! میں نے کہا نہیں نہیں جانے دیجئے، ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ یہ عجیب بات ہے کہ آگے پیچھے تو اس کی شکایت کرتے ہو اور اس کی موجودگی میں کہتے ہو کہ نہیں جانے دیجئے۔ چنانچہ میں نے تو محمد امین صاحب کو کچھ نہ کہا لیکن ڈاکٹر کرم الٰہی صاحب نے انہیں کہا کہ جاؤ بھائی متعدی مرض یہاں مت پھیلاؤ یہ تمہارے قابو آنے والا نہیں، میں نے پھر بھی کہا نہیں صاحب چھوڑ دیجئے اور جانے دیجئے۔ محمد امین صاحب نے ڈاکٹر صاحب سے کہا واہ صاحب مدعی سست گواہ چست! جن کے پاس میں آتا ہوں وہ تو کچھ کہتے نہیں اور آپ خواہ مخواہ بیچ میں بول اٹھے ہیں، میں نے پھر بھی یہی کہا کہ جانے دیجئے، چھوڑ دیجئے، اس کے بعد محمد امین صاحب وہاں سے چلے گئے۔

بعدازاں انہوں نے علیحدگی میں مجھ سے کہا کہ بھائی صاحب اگر آپ نہیں چاہتے تو میں نہ آیا کروں، میں نے پھر بھی یہی جواب دیا کہ نہیں صاحب کچھ بات نہیں ہے۔ اس کے بعد محمد امین صاحب نے مجھے کتابیں دینی شروع کر دیں اور کہا کہ انہیں پڑھا کریں اور پڑھنے کے بعد واپس کر دیا کریں، میں کتاب لیتا تھا اور زینت دراز کر دیا کرتا تھا اور جب محمد امین چند دن کے بعد آ کر دریافت کرتا تو میں کہہ دیا کرتا تھا کہ پڑھ لی، لے جائیں اور کتاب واپس کر دیا کرتا۔

انہی دنوں محمد امین میرے پاس کتاب **انجام آتھم** لائے، اس کا سرورق جہاں تک میرا خیال ہے سرخ رنگ کا تھا میں نے اس کو بھی لے کر حسب معمول دراز میں رکھ دیا۔ ایک دن فرصت کے وقت میں نے دل میں کہا کہ دیکھوں تو یہ ہے کیا؟ اور اس کا ٹائٹل پیج الٹا اور اس میں مجھے یہ پڑھنے کا موقع ملا کہ حضرت مسیح موعود نے علماء کے نام لکھ کر انہیں چیلنج کیا ہے اور انہیں بڑے زور اور تحدی کے ساتھ توجہ دلائی ہے کہ پیشگوئی کو جھوٹا ثابت کر دیں **اس عبارت میں کچھ اس قسم کا زور اور اثر تھا کہ میں نے اس کتاب کو شروع سے لے کر آخر تک پڑھا اور مجھ پر رقت بھی اس کتاب کے مطالعہ کے دوران طاری تھی۔** اس کتاب کے پڑھتے وقت جب محمد امین صاحب میرے پاس آئے تو میں نے انہیں کہا کہ انجام آتھم سے قبل جس قدر کتابیں دی ہیں میں نے ان میں سے ایک بھی نہیں پڑھی اور یہ پہلی کتاب ہے جسے میں نے مطالعہ کیا ہے براہ مہربانی مجھے پھر کتابیں دیں تا میں انہیں پڑھوں۔

قصہ کوتاہ میں نے اب کتابوں کا مطالعہ شروع کر دیا اور نماز بھی پڑھنی شروع کر دی جس کی مجھے اس سے قبل عادت نہ تھی۔ میں نے اسی اثناء میں ایک رؤیا دیکھی کہ میں ایک ایسی جگہ پر ہوں کہ میرے سامنے ایک مینار ہے اور مینار کے ساتھ ایک دروازہ ہے جو پرانے فیشن کا مرقع تختوں کا Carved دروازہ ہے اس دروازے کو کھول کر میں اندر جانا چاہتا ہوں مگر وہ کھلتا نہیں، میں نے زور سے جو اسے دھکا دیا تو ایسا معلوم ہوا کہ دروازہ کھلنے کے ساتھ ہی میں اندر جا پڑا ہوں مگر گرا نہیں پھر میں دیکھتا ہوں کہ وہاں پر پارک ہی پارک ہیں جہاں پر روشنیاں اور پھولوں کے پودے لگے ہوئے ہیں، ان میں سے گزرتے ہوئے میں ایسا خیال کرتا ہوں کہ گاڑی لاہور جانے والی تیار ہے مگر میرے پاس ٹکٹ نہیں، اسی اثناء میں ایک شخص جو سانولے رنگ کا ہے اور مجھے وہ ڈرائیور معلوم ہوتا ہے وہ مجھے کہتا ہے کہ کچھ حرج نہیں اگر تمہارے پاس ٹکٹ نہیں تو ٹرین کی سلاخوں کو پکڑ لو اور لٹک جاؤ مگر دیکھنا سو نہ جانا چنانچہ میں نے ان **سلاخوں کو پکڑ لیا** اور مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ نیند سی آ رہی ہے اس وقت میں نے سلاخوں کو بھی پکڑا ہوا ہے اور مٹھیوں سے آنکھوں کو بھی ملتا جاتا ہوں تا کہ سو نہ جاؤں اسی اثناء میں میری آنکھ کھل گئی۔

میں نے رؤیا محمد امین صاحب سے بیان کی انہوں نے کہا کہ اب آپ پر سچائی کھل گئی ہے بیعت کر لیں، میں نے کہا کہ قادیان جا کر بیعت کروں گا انہوں نے کہا کہ زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں، یہ کارڈ جو انہوں نے جیب سے نکال کر مجھے دیا اور وہ جوابی کارڈ تھا اور کہا کہ ابھی لکھ دو چنانچہ میں نے بیعت کا خط لکھ دیا اور محمد امین صاحب اسے پوسٹ کرنے کے لئے لے گئے۔ یہ 1907ء کا واقعہ ہے اس کے دو یا تین دن بعد مجھے جواب ملا کہ بیعت حضرت اقدس نے منظور فرما لی ہے اللہ تعالیٰ استقامت بخشے شاید یہ بھی الفاظ تھے جو مجھے پورے پورے اب یاد نہیں کہ نماز بالالتزام پڑھا کرو اور درود شریف بھی پڑھا کرو۔

بعض اوقات احمدیت قبول کرنے کے بعد تہجد کی نماز پڑھنے کی بھی توفیق مل جایا کرتی تھی اور انہی دنوں ڈاکٹر عطر الدین صاحب جو آجکل بمبئی میں ویٹرنری ڈاکٹر ہیں اور ان دنوں طالب علم تھے اور مرزا برکت علی صاحب جو آجکل نظارت دعوت الی اللہ میں کام کرتے ہیں مجھے قرآن مجید کا ترجمہ اور مسائل سکھایا کرتے تھے، انہی دنوں یہ طلباء اپنے ساتھ قادیان بھی لے گئے چنانچہ انہوں نے میرا ریل کا کرایہ بھی ادا کیا جمعہ کے دن بیت مبارک میں جمعہ کی نماز ہونے کو تھی، پچیس تیس یا شاید چالیس کے قریب اس وقت آدمی بیت میں تھے اور محمد احسن صاحب امروہی مرحوم اس دریچہ کے قریب بیٹھے ہوئے تھے جو گلی میں کھلتا ہے میرا اس وقت یہ خیال تھا کہ (یعنی مولوی محمد احسن صاحب امروہی) حضرت مسیح موعود ہیں، کہ یہ طلباء جو مجھے ساتھ لائے ہیں یہ مجھے آگے ملنے کے لئے کیوں نہیں لے جاتے؟ اتنے میں حضرت مسیح موعود اندرون خانہ سے باہر تشریف لائے اور السلام علیکم کہہ کر آگے بڑھے میرا خیال ہے مجھے یقینی طور پر یاد نہیں کہ لوگ کھڑے ہو گئے، اب ان طلباء نے مجھے آگے بڑھ کر مصافحہ کرنے کے لئے پیش کیا چنانچہ میں نے حضرت اقدس سے مصافحہ کیا اور بیٹھ گیا، اس وقت خطبہ جمعہ شروع ہو گیا اور یہ خطبہ مولوی محمد احسن صاحب امروہی نے پڑھا۔ میرا خیال ہے کہ مولوی صاحب نے سورۃ القارعہ پڑھی اور بڑے زور کے ساتھ اور پُر جوش آواز میں اس سے یہ استدلال کر رہے تھے اور اشارہ کے ساتھ حضرت مسیح موعود جو پاس ہی تشریف فرما تھے، کے متعلق کہہ رہے تھے کہ ''یہ ہے وہ خدا کا مرسل'' بعدازاں نماز ادا کی اور پھر ہم مہمان خانہ میں چلے آئے اور اس کے بعد اسی دن یا اگلے روز ہم لاہور چلے گئے۔

انہی دنوں میں افریقہ میں ملازمت کے لئے ایک جگہ نکلی اور میں نے حضرت مسیح موعود کی خدمت میں ایک خط لکھا کہ میں بہت قلیل آمدنی رکھتا ہوں اور عیال دار ہوں افریقہ میں پچاس روپیہ کی ایک جگہ نکلی ہے اگر حضور اجازت عنایت فرماویں تو میں چلا جاؤں۔ جواباً حضور نے لکھوایا کہ ''استخارہ مسنونہ کریں اگر دل تسلی پکڑے تو چلے جاویں۔'' میں نے استخارہ کیا اور خدا کے فضل سے ایک رؤیا بھی دیکھی اور دل کی تسلی بھی ہو گئی چنانچہ

میں افریقہ چلا آیا مگر افسوس کہ حضرت اقدس سے اس وقت ملاقات نہ کر سکا۔ غالباً نومبر 1907ء میں ہندوستان سے روانہ ہوا اور دسمبر میں نیروبی پہنچ گیا۔ نیروبی پہنچ کر احمدی دوستوں سے ملتا رہا اور مزید واقفیت احمدیت کے متعلق حاصل کرتا رہا ان دنوں نادر خاں صاحب کلنڈلی پولیس سٹیشن کے انچارج تھے اور مجھ سے بڑی محبت اور خوش خلقی سے پیش آئے اور نیروبی میں بھائی نظام الدین صاحب ٹیلر ماسٹر اور ڈاکٹر محمد علی صاحب مرحوم اور بھائی اکبر علی خاں صاحب مرحوم جو ان دنوں نیروبی میں سب انسپکٹر پولیس تھے اور ڈاکٹر عبداللہ احمدی صاحب بڑی خوش خلقی اور محبت سے پیش آتے تھے ان احباب کا میں تہہ دل سے مشکور ہوں۔

مئی 1908ء میں جبکہ حضرت مسیح موعود کی وفات کی خبر سنی اس وقت مجھ پر بہت رقت طاری تھی اور دھاڑیں مار کر روتا تھا، بھائی نظام الدین صاحب درزی نے مجھے کہا کہ صبر کرنا چاہئے میں نے جواب دیا کہ آپ نے تو ماں کا دودھ اچھی طرح سے پیا ہوا ہے مگر میری مثال ایسے بچے کی سی ہے جس کی ماں بالکل چھوٹی عمر کی حالت میں فوت ہو جائے اور وہ بلک رہا ہو اور اس وقت مجھے حضرت مسیح موعود کی زندگی کی قدر و قیمت معلوم ہوئی اور وہ پہلا موقعہ تھا کہ میں نے محسوس کیا کہ مجھ سے ایک نہایت ہی عزیز چیز جدا کر لی گئی ہے میں اپنے اس صدمہ کی کیفیت کو اب بھی جب کبھی یاد کرتا ہوں تو مجھ پر رقت طاری ہو جاتی ہے۔ کچھ عرصہ مجھ پر ایک زمانہ جمود کا بھی آیا ہے وجہ یہ تھی کہ میں ایک ایسی سوسائٹی کا ممبر تھا کہ جس کا مشغلہ دن رات رنگ رلیاں منانا تھا، رات دن گانے اور خوش طبعی میں گزر جاتا تھا میرے احمدی بھائی اکثر اوقات مجھ کو سمجھایا کرتے تھے مگر میں اس طرف کم توجہ دیا کرتا، بایں ہمہ میں نے نماز کبھی نہ چھوڑی باوجود اس کے کہ میرے دوست میرے آگے سے مذاق کے طور پر مصلّی وغیرہ کھینچ کر لے جاتے اور پھبتیاں اڑایا کرتے تھے لیکن میں نماز میں باقاعدہ رہا اگرچہ حضور قلبی حاصل نہ تھا جو پہلے ہوا کرتا تھا، حضرت مسیح موعود کی وفات پر باقی دوستوں کے ساتھ میں نے بھی حضرت خلیفہ اول کی بیعت کر لی۔ غالباً 1910ء یا 1911ء میں جب ہندوستان پہلی دفعہ رخصت پر گیا تو قادیان حضرت خلیفہ اول سے ملنے کے لئے گیا اور حضور کی خدمت میں دس روپے کا ایک نوٹ بطور نذرانہ پیش کیا، حضور نے میری طرف دیکھا چونکہ اس وقت میں انگریزی ٹوپی یعنی Hat پہنے ہوئے تھا، حضور حیران سے ہوئے اور مجھ سے دریافت کیا کہ میں کہاں کا رہنے والا ہوں تو نہایت ظریفانہ لہجے میں آپ نے فرمایا او ہو آپ ککے زئی ہیں؟ میں نے عرض کیا حضور ہاں ککے زئی ہوں، اس پر حضور نے مولوی امام الدین صاحب یا مولوی خیر الدین صاحب سیکھوانی کو جو وہاں موجود تھے ہنس کر فرمایا کہ یہ آپ کے وطنی ہیں کبھی ایسا وطنی بھی آپ نے دیکھا ہے؟ خیر اس کے بعد حضور نے فرمایا کہ انہیں مہمان خانہ میں لے جا کر کھانا کھلایا جائے، اس کے بعد حضور درس حدیث جو ان دنوں دیا کرتے تھے، اس میں شامل ہوتا رہا اور قرآن مجید کے درس میں بھی جو حضور بیت اقصیٰ میں فرمایا کرتے تھے، ان میں شریک ہونے کا موقعہ ملتا رہا۔ رخصت ختم ہونے پر حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ حضور اب چونکہ میں ایک دور دراز ملک میں جانے والا ہوں حضور مجھے کوئی نصیحت فرماویں، حضور نے ازراہ کرم ایک کاغذ پر اپنے ہاتھ سے لکھ کر مندرجہ ذیل نصیحت دی۔

اول۔ تمہاری خوراک پوشاک اور دنیاوی ضروریات میں حرام کی ملونی نہ ہو اس سے دعا قبول نہیں ہوتی۔

دوم۔ استغفار اور لاحول بہت پڑھا کرو اور درود شریف پڑھنے میں مداومت کرو۔

سوم۔ صحاوی نام ایک دوائی جو مسائی قوم سے مل سکتی ہے وہ لے کر بھیجیں۔

چہارم۔ ایک کتاب جس کا نام مجھے اب یاد نہیں کہ کیا لکھا تھا اس کے متعلق حضور نے تحریر فرمایا کہ زنجبار سے مل سکتی ہے وہ بھی لے کر روانہ کر دیں۔

مگر افسوس نہ تو دوائی ہی مل سکی اور نہ ہی کتاب دستیاب ہو سکی۔ بعد ازاں اپنے اہل وعیال کو لے کر نیروبی چلا آیا، نیروبی میں پھر اسی سوسائٹی میں آ کر شامل ہو گیا اور روحانی حالت کچھ کمزوری رہی مگر نماز خدا کے فضل سے کبھی نہ چھوڑی۔ ان دنوں ڈاکٹر فضل کریم صاحب افریقہ میں تھے جن کی داڑھی غیر معمولی طور پر لمبی ہے اور آجکل وہ اس نشان سے متمیز ہوگئے ہیں، وہ مجھے اکثر فرمایا کرتے تھے کہ "کم بخت تیرا اور ان کافروں کا کیا جوڑ ہے تم ان سے علیحدہ کیوں نہیں ہوتے۔" مگر میں انہیں ہنس کر ٹال دیا کرتا تھا اور میرے دوست بھی ہنس دیا کرتے تھے۔ خیر زمانہ گزرتا گیا اور حضرت خلیفہ اول کی وفات ہوگئی، نیروبی کے تمام احمدیوں نے اس وقت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی بیعت کر لی مگر میں اور محمد حسین صاحب بٹ مرحوم اور خواجہ قمر الدین صاحب مرحوم محروم رہے اور ہم نے بیعت نہ کی بعد ازاں مجھے ہندوستان جانے کا موقعہ ملا تو میں ملازمت سے الگ ہو گیا تھا لڑائی شروع ہوگئی اور میں ہندوستان میں رہا اور پھر وہیں ہندوستان میں مجھے میڈیکل کالج لاہور میں ہیڈ لیبارٹری اسسٹنٹ کی ملازمت ہوگئی۔ ان دنوں میں پیغامی بلڈنگ میں بہت جایا کرتا تھا اور طبیعت کا رجحان اور خیالات اہل پیغام کے ساتھ ہی تھے وہاں نماز پڑھا کرتا اور درس بھی وہیں سنا کرتا اور وقتاً فوقتاً اختلافی مسائل پر تبادلہ خیالات بھی ہوتا رہتا تھا۔ جناب ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب مرحوم سے میں نے ایک دفعہ دریافت کیا کہ اس اختلاف میں کون حق بجانب ہے اس کے جواب میں ڈاکٹر صاحب مرحوم نے کہا کہ سمجھدار لوگ تو سب ہمارے ساتھ ہیں۔ انہی دنوں میں حاجی محمد موسیٰ صاحب کی دکان پر بھی جایا کرتا تھا اور وہاں منشی محبوب عالم صاحب سے جو آج کل راجپوت سائیکل ورکس کے پروپرائیٹر ہیں ان سے بھی ملا کرتا تھا اور اختلافی مسائل پر گرما گرم گفتگو ہوا کرتی تھی۔ منشی صاحب کچھ سخت الفاظ بھی استعمال کیا کرتے تھے مگر میں سمجھتا تھا کہ منشی صاحب سخت کلامی کرتے ہیں، چنانچہ منشی صاحب نے ایک دفعہ مجھے کہا کہ تم پیغامی بلڈنگ کیا کرنے جاتے ہو؟ میں نے کہا کہ قرآن مجید کا درس سننے جاتا ہوں تو کہنے لگے کہ روزانہ وہاں جاتے ہو آؤ آج ہمارے ساتھ بھی قرآن مجید سننے کے لئے چلو۔ ان دنوں نماز میاں چراغ الدین صاحب مرحوم کے مکان پر ہوا کرتی تھی اور درس بھی وہیں ہوتا تھا جو حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی دیا کرتے تھے۔ جب میں پہلی دفعہ گیا تو دوسرے پارے کے پہلے ہی رکوع کا درس تھا مولانا راجیکی صاحب ایک روانی کے ساتھ مستحکم اور مدلل طور پر قرآن مجید کی تفسیر کر رہے تھے جو میں نے اس سے پیشتر کبھی نہ سنی تھی اس وقت مولوی صاحب کی شکل کو جب میں نے دیکھا تو میرا خیال تھا کہ یہ شخص تو کوئی جاٹ معلوم ہوتا ہے اس نے کیا درس دینا ہے مگر میری حیرانی کی کوئی حد نہ رہی جب میں نے دیکھا کہ مولوی صاحب نکات و معارف کا دریائے رواں ہیں چنانچہ میں نے منشی محبوب عالم صاحب کے پاس بھی مولوی صاحب کی تعریف کی اس پر انہوں نے کہا کہ تمہارے مولوی محمد علی صاحب نے بھی ان سے قرآن کا علم حاصل کیا ہے۔ ان دنوں میں کچھ تذبذب کی حالت میں تھا کہ میں نے ایک رویا دیکھی کہ ایک بیت ایسی ہے جیسی کہ بٹالہ کی جامع بیت ہے اور اس بیت کے عین وسط میں بیٹھے ہوئے مجھے یہ خیال آ رہا ہے کہ پانی کہیں سے لے کر وضو کر کے نماز پڑھوں، ادھر ادھر دیکھ کر میں نے خیال کیا ہے کہ پانی وہاں نہیں ہے اس لئے میں بالمقابل پانی کی تلاش میں گیا تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایک بیت ہے جو کہ پیغامی بلڈنگ کی بیت ہے جس میں پانی کی نلکیاں لگی ہوئی ہیں، میں وہاں پر وضو کرنے کے لئے نلکی کھولتا ہوں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پہلے صاف پانی آیا ہے مگر معاً بعد گدلا سا پانی جس میں میل کی سی کثافت ہے جس کو پنجابی میں پُنہ اور انگریزی میں Algal کہتے ہیں نکلا اور میرے ہاتھوں پر پڑ گیا جس سے میں نے خیال کیا کہ یہ تو بڑا میلا پانی ہے اور وضو ختم بھی ہو گیا ہے اس کے بعد میں اس بیت کی طرف واپسی کا ارادہ کیا اور وہ دیوار جو کہ اونچی معلوم ہوتی ہے اس پر میں چڑھ رہا ہوں تو ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب نے میرے پیچھے سے آ کر ٹانگ پکڑ لی ہے کہ تم یہاں کیوں آئے تھے پھر یہاں نہ آنا، میں کہتا ہوں کہ مجھے آنے کی ضرورت نہیں ہے اس کے بعد جب میں اس بیت کی طرف واپس گیا ہوں تو وہاں پر نہایت مصفا پانی کا ایک حوض ہے اور حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی ایک حدیث کا درس دے رہے ہیں جو حنائی کاغذ پر چھپی ہوئی ہے اور اس کے حاشیوں پر بھی گنجان چھپا ہوا ہے، میں یہ خیال کرتا ہوں کہ یہاں تو پانی کثرت کے ساتھ ہے اور میں پہلے بھولا ہی رہا خیر جس وقت میں وضو کے لئے ہاتھ اٹھاتا ہوں تو مستری محمد موسیٰ صاحب کا لڑکا محمد حسین تلوار لے کر میرے سر پر کھڑا ہوا ہے اور میں خیال کرتا ہوں کہ اس کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی طرف سے میرے متعلق یہ حکم ہوا ہے کہ میں منافق ہوں اور مجھے قتل کر دیا جائے، میں نے محمد حسین کی طرف مڑ کر دیکھا کہ تم ایک مومن کے قتل کے لئے تلوار اٹھاتے ہو تمہیں معلوم نہیں کہ میں مومن ہوں۔ اس کے بعد نظارہ بدل گیا اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میں ہاتھ میں تلوار لئے ہوئے ہوں اور چھوٹے چھوٹے لڑکے سرخ اور سفید رنگ کی وردیاں پہنے ہوئے جیسا کہ ہولی ہوتی ہے ماتم کر رہے ہیں اور محرم کے دن معلوم ہوتے ہیں میں تلوار لے کر ان لڑکوں کی طرف بھاگ جاتا ہوں اور کہتا ہوں چلے جاؤ چنانچہ وہ لڑکے بھاگ گئے ہیں اس کے بعد ایسا معلوم ہوتا ہے......کہ میرے لڑکے عبدالغفور خان کا مکان ہے اور میں اس کمرے میں داخل ہونے کے لئے جب جاتا ہوں تو پولیس کے سپاہی تلاشی لینے کے لئے آئے ہیں اور میں خیال کرتا ہوں کہ میرے پاس جو تلوار بغیر لائسنس ہے اس کی تلاشی کیلئے آئے ہیں مگر میں دل میں خیال کرتا ہوں کہ یہ تلوار تو میں افریقہ سے لایا ہوا ہوں، اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔

اس رویا کو میں نے شاید چند ایک دوستوں کے پاس بیان بھی کیا تھا اور شاید مجھے مستری محمد موسیٰ صاحب نے کہا تھا کہ کاش کہ خواب میں قتل کر دیئے جاتے تو بہت اچھا ہوتا کہ منافقت بالکل مٹ جاتی۔ اس کے بعد میں نے حضرت خلیفۃ

المسیح الثانی کی بیعت کی اور پھر میں خدا کے فضل سے سلسلہ سے اخلاص ومحبت میں ترقی کرتا گیا۔ اس کے بعد ...... میں ملازمت کے سلسلہ میں زنجبار چلا آیا اور اس کے بعد جب بھی رخصت پر مجھے قادیان جانے کا موقعہ ملتا رہا تو وہاں پر اپنی استطاعت کے مطابق علم دین حاصل کرتا رہا۔ زنجبار میں اپنی وسعت کے مطابق دعوت دین حق کے لئے کوشش کرتا رہا اور حضرت مسیح موعود کی عربی کتب اور انگریزی لٹریچر سلسلہ احمدیہ کا تقسیم کرتا رہا، زبانی بھی دعوت الی اللہ کا فریضہ حتی الوسع ادا کرتا رہا مگر افسوس کہ زنجبار کی سنگلاخ زمین میں سے پودا تا حال بار آور نہ ہوا ممکن ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آئندہ کوئی سامان سلسلہ کی اشاعت کا اس ملک میں پیدا کر دے، اس کا باعث میں اپنی کمزوری سمجھتا ہوں۔

ایک دفعہ جب میں قادیان میں رخصت پر گیا ہوا تھا مجھے مرض ذات الجنب ہوگئی اور میں قریب المرگ تھا اس وقت مجھے وصیت کا خیال آیا لیکن نظارت بہشتی مقبرہ نے وصیت منظور کرنے سے انکار کر دیا اور کہا کہ صحت ہونے پر دیکھا جاوے گا الحمد للہ کہ خدا تعالیٰ نے مجھے تندرستی بخشی اور میں اس قابل ہوا کہ میں وصیت بحالت صحت کر دوں چنانچہ میں اور میری اہلیہ نے اسی وقت وصیت کر دی اور خدا کے فضل سے اور اس کی توفیق سے وصیت کا حصہ آمد باقاعدگی سے ادا کرتا ہوں۔

(رجسٹر روایات رفقاء نمبر 12 صفحہ 227-211)

آپ بہت جوشیلے رعب اور دبدبے والے شخص تھے حق کے بیان سے نہیں ڈرتے تھے اس طبیعت کی وجہ سے لوگوں نے آپ کا نام ''کڑک'' رکھ دیا کہ یہ تو کڑک دل ہے، اس وقت سے فیملی کا نام کڑک چلا آ رہا ہے۔ افریقہ میں دینی مساعی کا آپ نے ذکر کیا ہے، اخبار الفضل زنجبار میں ایک یوم دعوت الی اللہ کی رپورٹ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے:۔

''8/اکتوبر کو ایک دعوت کا انتظام کیا گیا جس میں مسلم وغیر مسلم وغیرہ افراد کو بلا گیا اور حضرت مسیح موعود کا مشن پیش کیا گیا ڈاکٹر عبدالغنی صاحب نے ایک پرجوش تقریر انگریزی میں کی، بعد ازاں ڈاکٹر صاحب (مراد ڈاکٹر شاہ نواز صاحب بھٹی) نے بھی انگریزی میں تقریر کی ہر دو تقریروں کا اثر اچھا ہوا دعوت کے تمام اخراجات ڈاکٹر عبدالغنی صاحب نے ادا کئے۔''

(الفضل 24 نومبر 1932ء صفحہ 2 کالم 3)

تقسیم ملک کے بعد آپ پاکستان چلے آئے، گوجرانوالہ میں گل روڈ پر آپ کو گھر الاٹ ہوا جو ایک ہندو کا تھا اور اس میں ایک مندر بھی تھا آپ نے کلہاڑی سے سب سے پہلے اس کی مورتیاں توڑیں۔ آپ گوجرانوالہ کے امیر رہے یہاں بھی بہت دعوت الی اللہ کرتے تھے مشہور تھا کہ یہ احمدیوں کا گڑھ ہے St. Mary سکول کے ساتھ آپ کا کلینک تھا۔ 56-1955 میں لاہور چھاؤنی میں گھر لیا تو سب سے پہلے آپ نے نداء دی اور باہر صحن میں دعا کرائی کہ یہ گھر جماعت کا مرکز رہے گا۔ حضرت کڑک صاحب نے اپنی اولاد کو نصیحت فرمائی کہ تم اپنے اس گھر کو جماعت کا مرکز بناؤ پھر حضرت مسیح موعود کے الہامات میں بیان شدہ برکتیں اس گھر میں نازل ہوتی دیکھو گے چنانچہ ایسا ہی ہوا ہے عرصہ تک یہ گھر نماز وغیرہ کا سنٹر رہا، 1974ء میں جب حالات خراب ہوئے تو اس گھر میں بہت لوگ آ کر ٹھہرے، حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے خلافت سے پہلے لاہور میں آخری مجلس سوال وجواب اسی گھر میں کی، اس کے علاوہ اس گھر کو بہت سے جماعتی بزرگان کی میزبانی کا شرف حاصل ہے۔ آپ کی اولاد نے گھر سے ملحقہ ایک خوبصورت اور باموقع پلاٹ بیت کے لئے وقف کیا ہے جو آج کیولری گراؤنڈ کا سنٹر ہے۔

آپ کی شادی شیخوپورہ کے قریب ایک گاؤں میں رہنے والی محترمہ برکت بی بی صاحبہ کے ساتھ ہوئی، وہ ان پڑھ تھیں لیکن جماعتی اجلاسات وغیرہ میں بیٹھنے کی وجہ سے بہت کچھ سیکھا تھا، وہ اپنے خاندان سے اکیلی احمدی ہوئی تھیں پھر ایک بھائی محمد دین صاحب نے بھی بیعت کی تھی۔ محترمہ برکت بی بی صاحبہ نے یکم دسمبر 1962ء بروز ہفتہ وفات پائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئیں، آپ بہت نیک، صابر وشاکر اور عبادت گزار خاتون تھیں۔ ان کے بطن سے آپ کے پانچ بچے پیدا ہوئے۔

1۔ ڈاکٹر عبدالغفور کڑک
2۔ صداقت بیگم (جوانی میں فوت ہوگئیں)
3۔ محمودہ نیر صاحبہ اہلیہ حضرت عبدالرحیم نیر صاحب
4۔ عبدالسبوح کڑک صاحب گوجرانوالہ
5۔ عبادہ زوجہ ڈاکٹر محمد احمد صاحب

آپ کی اولاد اللہ تعالیٰ کے فضل سے پڑھی لکھی اور خادم دین ہے، آپ کے بڑے بیٹے عبدالغفور کڑک صاحب کی شادی سلسلہ احمدیہ کے بزرگ حضرت شیخ عبدالرحیم صاحب بٹالوی کی بیٹی کے ساتھ ہوئی، عبدالغفور صاحب کے چھوٹے بیٹے عبدالحسن خالد کڑک صاحب 1971ء کی جنگ میں شہید ہوئے حکومت پاکستان نے انہیں ستارۂ جرأت سے نوازا، انہی کے نام پر 29 کیولری میں کڑک بٹالین ہے اسی طرح آپ کے نام پر لاہور کینٹ میں کڑک سٹریٹ ہے۔

آپ کی اولاد اللہ کے فضل سے یو ایس اے میں بھی آباد ہے۔

حضرت ڈاکٹر عبدالغنی کڑک صاحب نے 10 جولائی 1965ء کو لاہور میں بعمر 77 سال وفات پائی، 11 جولائی کو جنازہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ کے احاطہ میں محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں قطعہ رفقاء میں قبر تیار ہونے پر مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے دعا کروائی۔

(الفضل 14 جولائی 1965ء صفحہ 8)

تحریک جدید

جس قدر تحریک کی عظمت عیاں ہوتی گئی
عام اتنی رحمتِ ربِ جہاں ہوتی گئی

دیکھنے میں تھے بظاہر یہ فقط اُنیس گُر
استوار ان سے بنائے دو جہاں ہوتی گئی

جب سے سادہ زندگی ہم نے کیا اپنا شعار
زندگی پھر کامیاب و کامراں ہوتی گئی

دفترِ اوّل نے رکھی ایک بنیادِ جہاں
دفترِ ثانی سے تزئینِ جہاں ہوتی گئی

کامیابی ہم نے پائی آج ہے دنیا گواہ
اور ناکامی نصیبِ دشمناں ہوتی گئی

کیا نہیں یہ معجزہ کانٹوں نے بھی بدلا لباس
جو زمیں ہم نے بسائی قادیاں ہوتی گئی

ذاتِ باری سے تعلق جس قدر بڑھتا گیا
عمرِ فانی بڑھ کے عمرِ جاوداں ہوتی گئی

رفتہ رفتہ فطرتِ انساں ہوئی مائل بہ حق
ہوتے ہوتے خود مشیت مہرباں ہوتی گئی

جذبۂ ایثار اتنا تو نہ تھا ہم میں بلند
جانے کیوں دنیا ہماری نغمہ خواں ہوتی گئی

عبدالسلام اختر

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

خطبات امام وقت سوالات کی شکل میں

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

سفارشات مجلس شوریٰ 2013ء کی روشنی میں خطبات جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے سوالات کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔ جوابات کی اشاعت سے قبل آپ اپنے جوابات درج ذیل پتہ پر بھیج سکتے ہیں۔ نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔ یہ جوابات درج ذیل ایڈریس پر میل بھی کئے جاسکتے ہیں۔ (nazarat.markazia@gmail.com) 5 بہترین جوابات دینے والے احباب کے نام الفضل میں شائع کئے جائیں گے۔

خطبہ جمعہ 29 نومبر 2013ء

س: حضرت مسیح موعود نے انسانی پیدائش کا کیا مقصد بیان فرمایا؟

س: اصل عبادت کون سی ہے؟

س: حضرت مصلح موعود نے اپنی خلافت کے حوالہ سے کیا بیان فرمایا؟

س: حضور انور نے خطبہ جمعہ میں حضرت مسیح موعود کی سچائی سے محبت کی بابت کون سا واقعہ بیان فرمایا؟

س: احد کی جنگ میں ایک جاں نثار صحابی نے آنحضرتؐ کی کس طرح حفاظت کی؟

س: حضرت عمرؓ کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کے حوالے سے کیا واقعہ بیان فرمایا؟

س: حضرت ابوبکرؓ کو جو بے مثال محبت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود سے تھی بیان کریں؟

س: حضور انور نے حفاظت قرآن کے حوالہ سے کیا بیان فرمایا؟

س: حضرت مصلح موعود نے حضرت مسیح موعود کی بعثت کا کیا مقصد بیان فرمایا؟

س: حضور انور نے ''دنیوی زندگی لہو لعب کی طرح ہے'' (الانعام:33) کے ضمن میں کیا بیان فرمایا؟

س: تربیت اولاد کے حوالے سے حضور انور نے والدین کو کیا نصائح فرمائیں؟

س: تربیت اولاد کے حوالہ سے سید حامد شاہ صاحب (رفیق) نے اپنے بیٹے کو کیا نصیحت کی؟

س: چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے اپنے بھائی کو دنیا کی سزا اور آخرت کی جزا کے حوالہ سے کیا بیان فرمایا؟

س: حضور انور نے سیالکوٹ کے ایک احمدی کی جماعت میں شمولیت کے بعد طرز عمل میں پاک تبدیلی کے حوالے سے کیا بیان فرمایا؟

س: حضرت مسیح موعود نے اپنے ماننے والوں کو کیا تاکید کی؟

س: ڈاکٹر مارٹن کلارک والے مقدمہ میں حضرت مسیح موعود نے کن اخلاق فاضلہ کا اظہار فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کی کس طرح تائید و نصرت کی؟

س: غصہ کے وقت اپنے نفس کو قابو میں رکھنے کے متعلق حضرت مصلح موعود نے احباب جماعت کو کیا نصیحت فرمائی؟

س: اولاد کو نیک اخلاق سکھانے کے حوالہ سے کیا بیان فرمایا؟

س: حضرت مصلح موعود نے خطبات امام وقت کو اپنی عملی زندگی کا حصہ بنانے اور جماعت کی ترقی کے راز کو کس مثال سے بیان فرمایا؟

س: کمزوریوں کو ترک کرنے کے متعلق حضرت مصلح موعود نے کیا ارشاد فرمایا؟

س: حضرت مصلح موعود نے احباب جماعت کو کیا نصیحت بیان فرمائی؟

خطبہ جمعہ 6 دسمبر 2013ء

س: عملی اصلاح کی اصل اور جڑ کیا ہے؟

س: ہم حقیقی مومن اور زمانے کے امام کی حقیقی جماعت کے فرد کب کہلا سکتے ہیں؟

س: حضور انور نے حضرت مسیح موعود کی کتب کے مطالعہ کی اہمیت کے بارے میں کیا بیان فرمایا؟

س: حضرت مسیح موعود احباب جماعت میں ایک عملی تبدیلی پیدا کرنا چاہتے تھے۔ اس حوالے سے حضور انور نے کون سے سوالات اٹھائے ہیں؟

س: احمدیت کی خوبصورتی کس چیز سے وابستہ ہے؟

س: جماعت کی عالمگیر وسعت کے حوالہ سے حضور انور نے کیا ارشاد فرمایا؟

س: معاشرے میں برائیوں کے پھیلاؤ کی کیا وجہ ہے؟

س: اس زمانے کی ایجادات اور سہولتوں کے متعلق کیا بیان ہوا ہے؟

س: ہم دین کے دشمنوں کے حملوں کو کس طرح ناکام بنا کر ان کی اصلاح کر سکتے ہیں؟

س: ترقی یافتہ معاشرے سے برائیوں کے سدباب کے ضمن میں حضور انور نے کیا ارشاد فرمایا؟

س: حضور انور نے عہدیداران کو 'العزۃ للہ' کے حوالے سے کن بنیادی صفات کو اپنانے کی تاکید فرمائی؟

س: حفاظت قرآن اور عظمت قرآن کا مضمون بیان کریں؟

س: حضرت مسیح موعود نے ''عمل'' کی اہمیت اور اپنی عملی حالتوں کی درستگی کی بابت کیا بیان فرمایا ہے؟

س: آنحضرت ﷺ نے سورہ ہود کے مضمون کے حوالہ سے کیا بیان فرمایا؟

س: آنحضرتؐ کی قوت قدسیہ کے نتیجہ میں صحابہ میں کیا پاک تبدیلی پیدا ہوئی؟

ج: حضور انور نے خطبہ کے آخر میں حضرت مسیح موعود کا کون سا اقتباس بیان فرمایا؟

خطبہ جمعہ 13 دسمبر 2013ء

س: حضرت مسیح موعود نے اپنی تعلیم میں ہماری اصلاح کے لئے کیا بیان فرمایا ہے؟

س: حضور انور نے حضرت مسیح موعود کی بعثت کا مقصد کیا بیان فرمایا؟

س: کسی بھی چیز کی اصلاح کب ہو سکتی ہے؟

س: حضرت مصلح موعود نے طریق تحریر و تقریر کے ضمن میں کیا بیان فرمایا؟

س: اعمال کی اصلاح میں جو چیزیں روک بنتی ہیں ان میں سے پہلی چیز کونسی ہے؟ نیز اس بارے میں حضرت مسیح موعود کا فرمان درج کریں؟

س: اس الزام کا حضور انور نے کیا جواب دیا کہ جماعت احمدیہ جہاد نہیں کرتی؟

س: انسان بدیوں سے رکنے اور نیکیاں کرنے کی توفیق کس طرح پا سکتا ہے؟

س: حضور انور نے ہمیں اپنی اصلاح کا کیا بنیادی طریق بیان فرمایا؟

س: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے کے متعلق کیا بیان فرمایا؟

س: نیکیوں کے حصول اور بدیوں کے ارتکاب سے بچنے کے متعلق کیا بیان فرمایا؟

س: معاشرے میں سے بدیوں کا خاتمہ کس طرح ہو سکتا ہے؟

س: اعمال کی اصلاح کے حوالہ سے ''ماحول'' اور ''نقل'' کا بچوں پر کیا اثر ہوتا ہے؟

س: بچوں کی تربیت کی انتہائی اہم عمر کونسی ہے؟

س: اولاد کی اصلاح کا معیار بلند کرنے کے لئے والدین کو کیا نصیحت فرمائی؟

س: ''عقیدہ'' اور ''عمل'' کی توضیح بیان کریں؟

س: حضور انور نے خطبہ جمعہ میں کس کی نماز جنازہ کا تذکرہ فرمایا؟

عطیہ خون خدمت خلق ہے

بقیہ صفحہ 2 خطبات امام وقت۔ سوال وجواب

س: حضور انور نے خطبہ جمعہ میں مختلف جرنلسٹ کو انٹرویو دیتے ان کا خلاصہ کیا بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! حضرت مسیح موعود کی بعثت کا مقصد، دین حق میں جنگوں کا تصور، جماعت احمدیہ کی دعوت الی اللہ کا طریق، دنیا میں حقیقی امن کے قیام، حضرت عیسیٰ کے مقام، خلافت اور جماعت کے تعلق کے بارے میں باتیں ہوئیں۔

س: حضرت مسیح موعود کا اپنی تائید میں الٰہی نشانات کے ظہور میں فرمان درج کریں؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

''یہ عاجز بحکم واما بنعمت ربك فحدث اس بات کے اظہار میں کچھ مضائقہ نہیں دیکھتا کہ خداوند رحیم و کریم نے محض فضل و کرم سے اُن تمام امور سے اس عاجز کو وافر حصہ دیا ہے اور اس ناکارہ کو خالی ہاتھ نہیں بھیجا اور نہ بغیر نشانوں کے مامور کیا، بلکہ یہ تمام نشان دیئے جو ظاہر ہو رہے ہیں اور ہوں گے اور خدا تعالیٰ جب تک کھلے طور پر حجت قائم نہ کرے، تب تک ان نشانوں کو ظاہر کرتا چلا جائے گا''۔

(روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 338.339)

س: حضور انور نے کن تین احباب کی نماز جنازہ غائب پڑھائی؟

ج: 1۔ مکرم بشیر احمد صاحب کیانی ولد مکرم عبد الغفور صاحب کیانی جن کو یکم نومبر 2013ء کو اورنگی ٹاؤن کراچی میں راہ مولیٰ میں قربان کر دیا گیا۔

2۔ مکرم میاں عبد السمیع عمر صاحب مقیم UK حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے پوتے اور حضرت مفتی محمد صادق صاحب کے نواسے تھے۔

3۔ عزیزم مزمل الیاس صاحب طالب علم جامعہ احمدیہ ساکن چک چٹھہ ضلع حافظ آباد 9 ستمبر 2013ء کو فجر کے وقت وفات پا گئے۔

درخواست دعا

❁ مکرم عبد المجید شاکر صاحب سیکرٹری تحریک جدید دار النصر وسطی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بھتیجی مکرمہ حانیہ مظفر صاحبہ بنت مکرم مظفر احمد صاحب مربی سلسلہ بینن کی طبیعت چند دنوں سے ہیضہ کی وجہ سے شدید خراب ہے اور ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب سے ان کی جلد و کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

❁ مکرم نعیم احمد صاحب طاہر آباد شرقی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری بیٹی عائشہ صدیقہ عمر ایک سال کو سینے میں درد اور بخار ہے نیز الٹیاں آرہی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

تقریب تقسیم انعامات

علمی و ورزشی مقابلہ جات 2013ء

مجلس انصار اللہ مقامی ربوہ

۞ مکرم محمد انور نسیم صاحب منتظم عمومی مجلس انصار اللہ مقامی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مجلس انصار اللہ مقامی ربوہ کی عملی و ورزشی مقابلہ جات سال 2013ء کی تقریب تقسیم انعامات مورخہ 22 دسمبر 2013ء کو مکرم پروفیسر عبدالجلیل صادق صاحب قائد ذہانت و صحت جسمانی مجلس انصار اللہ پاکستان کی صدارت میں دفتر انصار اللہ مقامی کے ہال میں منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد عہد دہرایا گیا۔ ازاں بعد مکرم طارق سعید صاحب منتظم تعلیم مجلس انصار اللہ مقامی نے علمی مقابلہ جات کی رپورٹ پیش کی۔ پھر مکرم محمود احمد خان صاحب منتظم ذہانت وصحت جسمانی مجلس انصار اللہ مقامی نے ورزشی ریلی کی رپورٹ پیش کی۔ رپورٹ کے بعد محترم مہمان خصوصی نے کامیاب انصار بھائیوں میں انعامات تقسیم فرمائے نیز مختصر تقریر کی۔ ازاں بعد مکرم چوہدری نصیر احمد چوہدری صاحب زعیم اعلیٰ انصار اللہ مقامی نے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ دعا کے بعد یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ اس کے بعد سب مہمانوں کی خدمت میں چائے پیش کی گئی۔

اکسیر اوجاع
جوڑوں کی درد کی مفید دوا
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
PH:047-6212434,6211434

ایسوسی ایشن آف احمدی ٹیچرز

ربوہ چیپٹر کے زیراہتمام ایک نشست

۞ مکرم عمر فاروق صاحب جنرل سیکرٹری AATP ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

ایسوسی ایشن آف احمدی ٹیچرز آف پاکستان ربوہ چیپٹر کے زیراہتمام مورخہ 8 دسمبر 2013ء کو ربوہ کے اساتذہ کے لئے امریکہ سے تشریف لانے والے مکرم پروفیسر ڈاکٹر محمد شریف خان صاحب جو ایک لمبا عرصہ تعلیم الاسلام کالج میں پڑھاتے رہے ہیں کے ساتھ ایک نشست رکھی گئی۔ ایک گھنٹہ پر مشتمل اس نشست میں جو نصرت جہاں اکیڈمی ہائی سکول کے ہال میں منعقد ہوئی تلاوت کے بعد مکرم پروفیسر مبارک احمد عابد صاحب نے ڈاکٹر صاحب کا تعارف کروایا۔ اسکے بعد ڈاکٹر صاحب نے تعلیم الاسلام کالج اور اپنے کیریئر کی یادوں پر مشتمل ایک خطاب فرمایا جس کے بعد اساتذہ کے سوالات کے جوابات دیئے۔ آخر پر مکرم مجاہد احمد صاحب صدر ربوہ چیپٹر نے تمام اساتذہ کرام اور ڈاکٹر صاحب کا شکریہ ادا کیا۔ دعا کے بعد ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔ اس پروگرام میں جماعتی تعلیمی ادارہ جات اور گورنمنٹ کے ادارہ جات کے 65 سے زائد اساتذہ نے شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ یہ پروگرام اساتذہ کے لئے مفید و بابرکت بنائے۔ آمین

ربوہ میں طلوع وغروب 28۔دسمبر	
طلوع فجر	5:40
طلوع آفتاب	7:05
زوال آفتاب	12:10
غروب آفتاب	5:15

گل احمد اور نشاط کی مکمل ورائٹی
نیز بہترین فینسی ورائٹی کا مرکز
صاحب جی فیبرکس
www.sahibjee.com
ریلوے روڈ ربوہ: +92-47-6212310

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد/ طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

سمیع سٹیل ٹریڈرز
مینوفیکچرز اینڈ جنرل آرڈر سپلائرز
اعلیٰ قسم کے لوہے کی چوکھاٹ کا مرکز
ڈیلرز: G.P_C.R.C_H.R.C شیٹ اینڈ کوائل

فاتح جیولرز
www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
ربوہ فون نمبر: 0476216109
موبائل 0333-6707165

FR-10